امام کو مصلے پر آتے ہوئے تاخیر ہوجائے تو مقتدیوں کا امام کی غیبتیں کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے نماز کے لیے کھڑے ہوجانے کے بعد امام صاحب کو کسی وجہ سے مصلے پر آنے میں تاخیر ہوجاتی ہے تو کچھ مقتدی ان کی غیبتیں شروع کردیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟ نیز کیا اس امام کے پیچھے ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ بالکل ناجائز وحرام ہے، کیونکہ سوال میں ذکر کردہ وجہ یعنی کبھی کبھار امام صاحب سے کسی وجہ سے مصلی پر پہنچنے میں تاخیر ہوجانا، یہ کوئی ایسی شرعی وجہ نہیں کہ جس سے کسی مسلمان بالخصوص امام مسجد کی غیبت کرنا جائز ہوجائے، لہٰذا ایسے لوگ سخت گناہ گار ہیں، ان کو بارگاہ الہی میں سچی توبہ کرنی چاہیے اور اگر امام صاحب تک اس غیبت کی اطلاع پہنچ گئی ہو تو ان سے بھی معافی مانگنا ہوگی، البتہ ان مقتدیوں کی نماز اس امام کے پیچھے ہوجائے گی جبکہ اس امام میں نماز سے مانع کوئی شرعی خرابی وغیرہ نہ ہو۔

باقی امام کو بھی چاہیے کہ اقامت کے بعد جائے نماز پر آنے میں اتنی تاخیر نہ کرے جس سے نمازیوں کو تشویش ہو اور وہ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنا شروع کردیں، کبھی کبھار بوجہ عذر ایسا ہونا سمجھ میں آتا ہے، لیکن مستقل نمازیوں کو تشویش میں مبتلا کرنا درست عمل نہیں، لہٰذا امام حی علی الفلاح کے وقت مصلے پر پہنچ جائے، اس کا التزام کرنا چاہیے۔

غیبت کی مذمت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے

(وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ)

ترجمہ کنزالایمان : اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 26، سورۃ الحجرات، آیت 12)

جوہرہ نیرہ میں ہے "ومن الکبائر۔۔۔الغیبۃ" ترجمہ : غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد 2، صفحہ 231، المطبعۃ الخیریۃ)

غیبت کے گناہ سے توبہ کرنے کے متعلق درِمختار میں ہے

"إذا لم تبلغه يكفيه الندم وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به"

یعنی : جس کی غیبت کی ہو اسے اگر خبر نہ پہنچی ہو تو اس صورت میں فقط ندامت ہی کافی ہے ورنہ شرط ہے کہ ہر اس بات کو بیان کرے کہ جس کے ساتھ اس نے اُس کی غیبت کی ہے۔

(وإلا شرط بيان كل ما اغتابه به) کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں :

"أي مع الاستغفار والتوبة والمراد أن يبين له ذلك ويعتذر إليه ليسمح عنه بأن يبالغ في الثناء عليه والتودد إليه ويلازم ذلك حتى يطيب قلبه"

ترجمہ : یعنی استغفار اور توبہ کے ساتھ، اور اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے سامنے یہ سب بیان کرے اور اس غیبت کرنے پر اس سے معذرت کرے تاکہ وہ اس غیبت سے درگزر کرے، اس طور پر کہ اس کی تعریف وثناء اور اس سے اظہار محبت میں مبالغہ کرتا رہے یہاں تک کہ اس کا دل خوش ہوجائے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 9، صفحہ 677، مطبوعہ : کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "جس کی غیبت کی اگر اس کو اس کی خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے سامنے یہ کہے کہ میں نے تمہاری اس اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کردو اس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے بریٔ الذمہ ہوگا اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 538، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ امام کی برائی کرنے والے مقتدی کے بارے میں فرماتے ہیں :

"اگر (امام) فاسق معلن نہیں ہے، تو برائی کرنے والا سخت گنہگار حق العباد میں گرفتار، مگر اس کی نماز اس کے پیچھے ہوجائے گی۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 272، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4260

تاریخ اجراء: 29ربیع الاول1447ھ/23ستمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net